سلسلۂ انجمن ترقی اردو
نمبر ۱۳

کلید قاعدہ

برائے استعمال و ہدایت مدرسین

مرتبہ
انجمن ترقی اردو

(زیر اہتمام اسحاق علی علوی مالک مطبع)

الناظر پریس لکھنؤ میں چھپا

طبع اول

(جملہ حقوق محفوظ)

قیمت ۴/

مقدمہ

یہ امر مسلم ہی کہ ابتدائی تعلیم بنیاد ہی آیندہ ترقی کی۔ اس لیے
یہ نہایت ضروری ہی کہ جہانتک ممکن ہو ابتدائی تعلیم مین بڑی احتیاط
اور غور و فکر سے کام لیا جائے۔ ورنہ ابتدا مین جو نقص رہ جائے گا
اس کی اصلاح کے لیے ایک مدت درکار ہوگی، بلکہ تعلیمی ترقی
کی رفتار بہت، کم ہو جائے گی، جس مین عمر کا ایک عزیز اور قیمتی
حصہ رائگان ہو جاتا ہی۔

مروجہ اُردو ابجد خوانی پر جب نظر غائر ڈالی جاتی ہی تو
معلوم ہوتا ہی کہ یہ طریقہ بچون کی تعلیمی ترقی مین بہت بڑا سد راہ
ہی، اور افسوس ہی کہ اب تک اس کی اصلاح کی طرف توجہ

نہین کی گئی۔ شاید اسے ایک ادنیٰ اور معمولی سی بات سمجھ کر
کسی نے خیال نہ کیا۔ لیکن یہی ادنیٰ اور معمولی باتین پہاڑ ہو جاتی
ہین۔ اور ہٹائے نہین ہٹتین۔ جب بنیاد ہی مین نقص رہ گیا تو اوپر
کی عمارت کبھی نقص سے خالی نہین رہ سکتی۔

مروجہ قاعدون اور طریقہ تعلیم کے نقص

سب سے پہلی اور ابتدائی مشکل حروف ابجد کے نام
ہین۔ نام اور آوازین مین بڑا تفاوت پیدا ہو گیا ہے۔ ایک ایک
نام مین کئی کئی آوازین ہین اور اس لیے حروف ملانے کے وقت
متعدد آوازین زبان سے نکالنی پڑتی ہین جس سے بچے کو بڑی
پریشانی ہوتی ہے۔

یہ حروف درحقیقت قدیم یادگارین ہین۔ اور اُس
زمانے کی یادگار ہین جبکہ موجودہ طرز تحریر ایجاد نہین ہوئی

بجائے شے کی تصویر کے اس کی ایک علامت قرار دے لی گئی
ہی۔ اصل شے سے کچھ تعلق نہین رہا۔ صرف پہلی آواز سے تعلق
رہ گیا ہی۔ مثلاً عین کے معنی آنکھ کے ہین (ع) کا سرا آنکھ
کے مشابہ ہی۔ اگرچہ اس مین دو آوازین ہین ایک (ع)
کی اور دوسری (ن) کی، لیکن اس سے صرف پہلی آواز
مقصود ہوتی ہی اور جس شے کے نام مین یہ پہلی آواز ہوگی
وہان (ع) لکھا جاے گا۔

یہ ایک قدیم اور تاریخی یادگار ہی اور اسے ہم مٹا نہین سکتے
لیکن ایک لفظ کے ہر حرف کے لیے جب کئی کئی آوازین
استعمال کی جاتی ہین تو بچون کو بڑی پریشانی ہوتی ہی، مثلاً اب
ایک لفظ ہی اس کے ہجے کیسے جاتے ہین۔ الف
زبر اب۔ اب خیال کرنے کی جگہ ہی کہ الف مین۔ ا
ل ف تین آوازین ہین، ب مین ایک، زبر مین تین آوازین

تو گویا ایک چھوٹے سے لفظ اَب کے لیے سات آوازین نکالنی پڑتی ہین جو درحقیقت بڑی پریشانی کا باعث ہی۔ دوسرے الف سے زبر کو ہزار دفعہ بھی دھرائین تو بھی یہ الف سے زبر ہی رہے گا۔ اَب کبھی نہین ہو سکتا۔ ایسی صورت مین سوا اس کے کہ بچے پریشان ہون اور بغیر سمجھے بوجھے استاد کی آواز کی نقل کرین اور کیا چارہ ہی۔

فرض کیجیے ہمین نیلَ کے ہجے کرنے مقصود ہین۔ تو طریقۂ مروجہ کے رو سے اس کے ہجے ہونگے۔ ن ی زیرنی۔ لام موقوف، تو یہ ہوا نیلام موقوف۔ یہ طریقہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہی۔

ایک اور مثال لیجیے بُرا کے ہجے کیجیے تو یہ ہوا ب پیش بُو را الف زبر، رآ یعنی بُورا۔

بعض الفاظ ایسے ہین کہ ان کے ہجے ہو ہی نہین سکتے اور اگر کیے جائین تو عجیب مہمل اور قابل مضحکہ ہو جاتے ہین،

مثلاً۔ کنوان = ک پیش نون غنہ، واؤ الف زبر وآ، ن موقوف
یہ کیا ہوا، اور اس کا تلفظ کون کنوان کرے گا۔ اسی طرح کیا
اور پیاس وغیرہ۔ ان الفاظ کے شروع مین کوئی حرکت ہی
نہین، اگر کسی حرکت کا اظہار کیا جائیگا تو لفظ غلط ہو جائیگا۔
غرض ہجّون کا موجودہ طریقہ بالکل مہمل اور خصوصًا بچون کو
بہت پریشان کرنے والا ہی۔ بچے مجبورًا اُستاد کی آواز کی نقل
کرتے ہین۔ اور اس لیے بغیر سمجھ کے طوطے کی طرح پڑھتے ہین
اور ہجّے کرتے وقت اُن کی حالت قابل دید ہوتی ہی۔ جو منہ مین
آیا کہہ دیتے ہین۔ اُنھین اس مین مطلق تمیز نہین ہوتی کہ الف
زبر آ ہی یا ب زبر آ ہی۔ علاوہ بے سمجھی کے توجہ بھی قائم نہین
رہتی۔ اس طریقہ کی اصلاح نہایت ضروری تھی اور اس قاعدے
مین اُس کی اصلاح کی گئی ہی۔
دوسرا نقص حروف کی ترتیب ہی۔ موجودہ ترتیب حروف

مین بچون کی آسانی کا مطلق خیال نہین کیا گیا۔ اور سب حروف
ایک ساتھ دے دیئے گئے ہین وہ حروف جو کسی کے ساتھ مل کر نہین
آتے اور وہ حروف جو دوسرے سے ملنے مین مختلف شکلین
بدلتے ہین۔ مثلاً الف کے ساتھ ب ہے۔ حالانکہ الف کی
صورت ہر جگہ یکسان رہتی ہے، بخلاف اس کے ب کی
صورت شروع اور وسط مین بدلتی رہتی ہے۔
تیسرا بڑا نقص جو دوسرے نقص سے پیدا ہوتا ہے
وہ یہ ہے کہ حروف تہجی کے بعد ہی مرکب الفاظ شروع ہو جاتے
ہین۔ الف کی تختی کے بعد جتنی تختیان آتی ہین ان مین الفاظ
کی ترکیب ایسی ہوتی ہے جو لڑکے کی سمجھ مین نہین آ سکتی۔
کیونکہ دوسرے حروف سے مل کر الفاظ کی صورتین مختلف ہو جاتی
ہین جو اسے پہلے سے معلوم نہین۔ مثلاً بد مین ب اور د کی
صورتین ان صورتون سے مختلف ہین جو وہ حروف تہجی

مین پڑھ چکا ہی،

بعض صاحبون نے ان دقتون کے رفع کرنے اور بعض الفاظ کے ہجّون کی سہولت کے لیے جدت طرازیان کی ہین، لیکن بجائے سلجھانے کے اور اُلجھاؤ پیدا کر دیے ہین۔ اور بجائے آسانی کے بچون کے لیے نئی مشکلات بڑھا دی ہین۔

اسی طرح اگر ایک ایک نقص کی اصلاح کی گئی تو اُردو قاعدہ خاصا گورکھ دھندا ہو جائے گا۔ لیکن بات یہ ہی کہ کبھی اس پر غور نہ کیا گیا کہ ان تمام مشکلات اور نقائص کی بنا کیا ہی۔ حالانکہ جس نے ان نقائص کو سمجھا یا تھا وہی اصل مشکل تھا یعنے اس فساد کی جڑ ہمارے ہجّے ہین، اور اس لیے اگر یہ طریقہ بدل دیا جاے تو ساری مشکلات خود بخود رفع ہو جاتی ہین۔

یہ چند بڑے بڑے نقص ہین جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہی جزئی نقائص کی تفصیل نہین کی گئی۔ اس قاعدے مین ان تمام نقائص کی اصلاح کی گئی ہی۔ یہ اصلاح دو قسم کی ہی۔ ایک تو ترتیب مین ۔ دوسری طریقۂ تعلیم مین۔

قاعدۂ ہٰذا کی ترتیب

(۱) سب سے پہلے ایسے حرفون مین نوشت و خواند کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا ہی، جو مفردات کی طرح مرکبات مین بھی منفرد ہین۔ یعنے الگ الگ لکھے جاتے ہین۔ اور ایک دوسرے سے مل کر نہین لکھے جاتے اور جن کی صورت شکل باقی حروف کے مقابلہ مین بالکل سیدھی سادی اور مختصر ہی۔ اور عجیب بات یہ ہی کہ ان حروف کا مجموعہ اُردُو ہی یعنے (ا، ر، د، و)

ز ذ اُن کے مشابہ ہین۔
(۲) ان حروف سے جو الفاظ بنائے گئے ہین اُن مین بھی یہ حروف الگ الگ اور پورے لکھے گئے ہین۔ اس مین بڑی آسانی یہ ہوگی کہ بچہ بہت جلد حروف کو ملاکر الفاظ بنانا سیکھ جائے گا۔ اور الفاظ کے پڑھنے مین وہ دقت نہ ہوگی جو اسوقت ہوتی ہے۔
(۳) اس کے ساتھ ہی اعراب کی شکلین اور اُن کے استعمال کی مشقین دی گئی ہین۔
(۴) مفرد حروف کی مشق کے بعد مخلوطی (یعنے بھ پھ وغیرہ) کی شکلین اور اُن کی ترکیب دوسرے حروف کے ساتھ بتائی گئی ہے۔ گویا یہ پہلی مشق ہے جس مین حرف مخلوطی دوسرے حرف کے ساتھ مل کر لفظ بناتا ہے،
(۵) پھر لفظ کے اجزا الگ الگ حروف مین دکھائے

گئے ہین اور یہ بتایا گیا ہی کہ جوڑ مین کس طرح حرف کا ایک
حصہ دوسرے حرف کے حصہ سے وصل ہوتا ہی۔

(۶) سب کے سب حرف ایک ہی ساتھ نہین دیے
گئے بلکہ حروف انفرادی کے بعد وہ اُنکے حرف اور
ان کے بعد ایسے حروف دیے گئے ہین جن کی صورتین
جوڑ مین قریب قریب یکسان رہتی ہین۔

(۷) آخر مین نون غنہ اور حروف یا ئی کی مشق دی گئی
ہے۔

ان پر حاوی ہونے کے بعد بچے کو الفاظ اور
عبارت کے پڑھنے مین کوئی دقت باقی نہ رہے گی صرف
تھوڑی سی مشق درکار ہوگی۔

طریقۂ تعلیم

۱۔ اس قاعدے کے پڑھانے مین سب سے اول یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بچے کو حروف کے نام نہ بتائے جائین۔ بلکہ اُن کی آوازین بتائی جائین جس سے وہ بچے کے پیچیدہ اور نامعقول طریقے سے بچ جاے گا اور فوراً ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ ملاکر لفظ بنالے گا تعلیم حرف کی خواندگی حرف کے ابتدائے تلفظ سے ہونی چاہیے۔ ہان اصوات مین کامل مشق ہو چکنے کے بعد حروف کے نام بتادیے جائین تو کچھ مضائقہ نہین

۲۔ ایک ایک کرکے (یکے بعد دیگرے) چند یا کل لڑکون سے بالاجتماع بورڈ پر لکھے ہوے حرف کو بلوایا جاے، پھر لکھوایا جاے،

۳۔ لڑکون کو تاکید ہو کہ وہ بورڈ پر دیکھ کر منہ سے صرف بولتے ہوئے اپنی سلیٹ پر لکھتے جائین۔

۴۔ بورڈ پر لکھ چکنے کے بعد امتحاناً اسی حرف کا املا سلیٹون پر لکھوانا چاہیے۔

۵۔ ناقص لڑکے کی رہنمائی کے لیے ایک کامیاب لڑکے کو اس کے ساتھ کر دیا جائے، بعد خود بھی اس کی تفہیم کا اطمینان کر لے۔

۶۔ آموختہ حرف کی مشق کامل ہونے کے بعد نیا حرف بتایا جائے۔

۷۔ روزانہ نئے حرف کے ساتھ آموختہ حرف کی مشق کرائی جائے۔

۸۔ پہلے پہل جب نیا حرف یا نئی آواز لڑکون سے بلوائی ہو تو تعلیماً اجتماعی طریقہ کا اور معلوم شدہ و آموختہ کی نسبت

امتحاناً انفرادی طریقہ کا استعمال کیا جائے۔

۹۔ اثنائے تعلیم مین جب معلوم ہو جائے کہ کون لڑکا ہشیار اور سمجھ دار ہے اور کون کم سمجھ اور کمزور ہے۔ تو دوسرا پہلے کی نسبت اُستاد کی توجہ و حلم اور التفات کا زیادہ مستحق ہے۔ اس کے ساتھ اگر سختی اور بے التفاتی کی جائے گی تو اس کی تعلیم و تفہیم کا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا

۱۰۔ بورڈ کی نقل کے موقع پر نگرانی رہے کہ نقل مین کوئی بے احتیاطی اور بے پروائی تو نہین کرتا۔ معلوم ہونے پر اصلاحاً رہنمائی اور تنبیہاً چشم نمائی کر دی جائے

۱۱۔ کمسن بچون کی ابتدائی تعلیم کے لیے کتاب کی ضرورت نہین۔ بورڈ اور سلیٹ کافی ہے۔ ہان بورڈ کی تعلیم مین لڑکون کو متوجہ رکھنا اور سلیٹ کی مشق مین اُستاد کا خود متوجہ رہنا نہایت ضروری ہے۔

۱۲۔ آموختہ حروف میں اپنے طور پر نئے نئے مختلف الفاظ لڑکوں سے لکھائیں اور پڑھائیں۔ صرف قاعدۂ ہذا کے الفاظ اور عبارت پر حصر نہ کیا جائے۔

۱۳۔ بچوں کے کام پر ہر وقت نگرانی رہے کہ وہ بیکار نہ رہیں اور تعلیم میں ان کو اس طرح مصروف رکھا جائے کہ وہ مدرسہ اور مدرس کی صورت سے بیزار نہ ہوں۔

۱۴۔ ہر ایک نئے حرف کی تعلیم میں تختۂ سیاہ کا باسلیقہ استعمال کیا جائے۔

یہ طریقہ "نوشت و خواند" کا ہے اس میں بچہ آنکھ سے بورڈ پر دیکھتا، منہ سے آواز نکالتا، ہاتھ سے سلیٹ پر لکھتا اور ساری توجہ اپنے کام میں لگاتا ہے۔ گویا ہمہ تن توجہ ہو جاتا ہے۔ اس سے ابتدا ہی میں توجہ کرنے کی بنیا پڑ جاتی ہے جس پر انسان کی ہر کامیابی کا انحصار ہے۔

موجودہ طریقۂ تعلیم مین۔ آنکھ کہین، دل کہین، ہاتھ کہین ہوا ہی جو بہت بڑا نقص ہی۔ یہ نقص اس طریقۂ "نوشت وخواند" سے بالکل رفع ہوجاتا ہی اور بچہ شروع ہی سے کارزار حیات کے لیے تیار اور مستعد ہوجاتا ہی۔

اس طریقہ کی کامیابی استاد کی محنت توجہ اور شوق پر ہی۔ اُسے چاہیے کہ وہ اس طریقۂ تعلیم کو شوق اور دل سے انجام دے۔

آیندہ ہر سبق کے متعلق الگ الگ ہدایتین لکھ دی گئی ہین ان کی کامل طور سے پابندی کی جائے۔

حروف انفرادی سے مراد وہ حروف ہین جو شروع مین کسی دوسرے حرف سے مل کر نہین لکھے جاتے بلکہ ہمیشہ الگ رہتے ہین۔ اس لیے بچون کو اول اول یہی حروف پڑھائے جائین لیکن پڑھاتے وقت حروف کے نام الف دال وغیرہ نہ بتائے جائین بلکہ ان حروف سے

جو آواز نکلتی ہے اور جو اس کے نام کے شروع میں موجود ہے وہ بتائی جائے۔

یہ حروف تختۂ سیاہ پر لکھ کر بچون سے پہچنوائے جائین۔ جب بچے ان حروف کو خوب پہچاننے لگین تو ان حروف کو تختۂ سیاہ پر بنا کر لکھے جیسے

ا د ر

اور بچون سے کہے کہ وہ چاک سے ان پر ہاتھ پھیرین۔ پھر اسی طرح اُن کی تختیون پر حروف بنائے جائین۔ اس طرح بار بار مشق کرانے سے انھین خود بخود حروف لکھنے آجائین گے۔

سبق (۲)

دو یا دو حروف سے زیادہ مل کر جو آواز نکلتی ہی وہ بول یا
لفظ کہلاتا ہی جب بچے ابتدا کے چارون حروف خوب
پہچان جائین تو پھر ان حرفون مین سے دو دو لیکر اُن کا
ملانا بتایا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہی کہ پہلے الگ الگ
حرف کی آواز نکلوائی جائے ہجے کا طریقہ ہرگز استعمال
نہ کیا جائے۔ قاعدے مین اسی طرح پہلے دو آوازین
الگ الگ لکھی گئی ہین۔ اور اُن کے نیچے ملا کر۔ یہ مشق
تختۂ سیاہ پر کرائی جائے۔ اور اس کے ساتھ ان حرفونکو
اُلٹا کر زبانی مشق کرائی جائے۔ مثلاً

د - ر = در

رَ دَ = رَدْ

اس طرح بچون کو دو حروف ملا کر بولنے آجائین گے۔ جب اس کی خوب مشق ہوجائے تو دو دو حرف کے لفظ بنا کر بچون سے لکھوائے جائین۔ اس طرح جو وہ پڑھتے ہین اُسے لکھنے بھی لگین گے۔

سبق (۳)

جب دو حرفون کا ملا کر پڑھنا آجائے تو اب تیسرا حرف بڑھایا جائے اور جس طرح پچھلے سبق مین مشق کرائی گئی تھی، اسی طرح یہان بھی تینون حرفون کو ایک ساتھ ملا کر آواز نکلوائی جائے۔ اب اس طرح دو آوازین نکلین گی۔ لیکن اس سبق مین ایک بات نئی ہی۔ وہ یہ کہ بیچ کا حرف کھل کر نہین پڑھا جائے گا۔ بلکہ اس کی آواز رکی ہوئی ہوگی۔ اس لیے اس پر ایسی نشانی (ْ) لگا دی گئی ہی۔ یہ رکی ہوئی آواز کی نشانی ہی۔ اسے جزم کہتے ہین۔ بچون کو جزم کا لفظ بتانے کی ضرورت نہین صرف یہ بتا دیا جائے کہ جہان یہ نشان ہو وہان اس

حروف کی آواز رُکی ہوئی نکالی جائے۔ یہ بات بھی بچوں کے ذہن نشین کردی جائے کہ آخری حرف کی آواز ہمیشہ رُکی ہوئی ہوتی ہے۔

پچھلے سبقوں کی طرح لکھنے کی مشق بھی ساتھ ساتھ کرائی جائے۔

سبق (۴)

اب تک صرف ایک ہی اصل آواز کا استعمال تھا یعنی
حرف کی قدرتی کھلی آواز کا جسے زبر کہتے ہیں - اب
اس سبق میں دو نئی آوازیں استعمال کی گئی ہیں - ایک
حرف کے نیچے چھوٹی سی لکیر ہے (ـِ) اسے زیر کہتے
ہیں - اس سے حرف کی آواز مد اور باریک ہو جاتی ہے
دوسری آواز حرف کے اوپر گول کنڈلی سے بنائی
گئی ہے (ـُ) اسے پیش کہتے ہیں - اس سے حرف کی آواز
گول اور اٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے - اس کی مشق اس طرح
کرائی جائے کہ استاد ہر نیا حرف خود زبان سے کہے اور
لڑکوں سے زیر اور پیش کی آواز نکلوائے - جب آواز

کی اونچ نیچ کی خوب مشق ہو جائے تو بورڈ پر حرف کو خالی لکھ کر پھر زبر زیر اور پیش لگا کر لڑکوں سے بلوائے۔ اس مشق کے بعد بورڈ پر خالی حرف لکھے اور کسی لڑکے سے زیر لگا کر اور کسی سے پیش لگا کر آوازیں نکلوائے اس کے بعد لڑکے سلیٹ پر زبان سے بولتے ہوئے حروف پر زبر زیر پیش لگا کر آوازیں نکالیں۔

نوٹ خالی حرف ایک ایسی چھوٹی سی آواز ہے کہ اس میں زبر موجود ہے۔ اس کی الگ مشق کی ضرورت نہیں۔ صرف زیر اور پیش کی مشق کی ضرورت ہے۔ یہ مشق پہلے ہی حروف کے ساتھ خوب پختہ کرلی جائے تاکہ آگے سہولت ہو۔

سبق (۵)

اس سبق مین بھی دو آوازون کے الفاظ ہین۔ اگرچہ حروف تین تین اور چار چار بھی ہین مثلاً دا را مین چار حرف ہین مگر آوازین دو ہی ہین۔ یعنے دا اور را کی۔ یعنے آرا اور آرا کے مقابلہ سے یہ امتیاز پیدا کیا جائے کہ پہلے لفظ مین اول کا الف بولتا ہی اور مستقل حیثیت رکھتا ہی۔ لیکن آرا کا آخری الف نہین بولتا یعنے کوئی مستقل حیثیت نہین رکھتا، بلکہ حرف کی آواز کو لمبا کر دیتا ہی۔

اس کی مشق کے لیے متعدد الفاظ دیے گئے ہین ان کی خوب مشق کرا دی جائے۔

سبق (۶)

اس سبق کے پڑھانے مین بڑی احتیاط کی چاہیئے وجب
دوسرے حرفون کے ساتھ آخر مین آتا ہی تو اس کی چار قسم
کی مختلف آوازین ہوتی ہین۔

اول جب کوئی علامت حرف ماقبل پر نہین ہوتی،
تو اس کی آواز بیچ کی ہوتی ہی جیسے روز مین جب حرف ماقبل
پر زبر ہوتا ہی تو آواز کھل کر نکلتی ہی جیسے تو رو مین۔ اور جب
پیش ہوتا ہی تو آواز بند نکلتی ہی جیسے حور یاد ور مین۔ اور جب
آ کے ساتھ آتا ہی تو آواز گھما کر نکالی جاتی ہی جیسے راو۔ لاو۔ داو
ہین یہ سب آوازین جس جس طرح اور جہان جہان پیدا ہوتی ہین
بچون کو مثالون اور مشق سے خوب یاد کرادی جائین۔

سبق (۷)

جس طرح آخر مین و کی کئی آوازین ہین - اسی طرح
نہ کی بھی کئی آوازین ہوتی ہین - اور ان دونون کی
حالت بالکل ایک سی ہے -

ایک آواز بیچ کی جب حرف ماقبل پر کوئی علامت
نہو جیسے دے - ایسی صورت مین ۓ پڑھی لکھی جاتی ہے
دوسری جب حروف ماقبل پر زیر ہو تو آواز بند
نکلتی ہے جیسے اے - ڈے
تیسری جب زبر ہو تو آواز کھل کر نکلتی ہے - جیسے
آے -

چوتھی جب ی (الف) کے بعد آئے اس وقت

دو آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک لمبی کھلی ہوئی اور دوسری لمبی بند۔ لمبی کھلی آواز ہو تو یؔ بڑی لکھی جاتی ہے جیسے راے آئے۔ اور جب بند ہو تو چھوٹی جیسے راؔئی۔ دائی

اس میں لکھنے اور پڑھنے کے لیے بورڈ کی مشق بھی دی گئی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے استاد دو حرفی لفظ لکھتا ہے اور شاگرد اُسے پڑھتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے اس کے آخر فلاں حرف لکھو اور بتاؤ اب کیا ہوا۔

دوسرے حصے میں دو حرفی لفظ زبانی کہتا ہے اور شاگرد اُسے لکھتا ہے پھر آخر میں اور حروف زیادہ کرکے کہتا ہے اور شاگرد اُسے لکھتا ہے۔ اس طرح پڑھنے اور لکھنے کی خوب مشق ہو جائے گی۔

سبق (۸)

اس سبق مین بورڈ پر حروف بے ترتیب لکھے گئے ہین، اور شاگردون سے کہا گیا ہی کہ وہ ان حروف سے الفاظ بنا کر پہلے زبانی کہین پھر سلیٹ پر لکھین۔

سبق (۹)

اس سبق مین ایک نئی چیز۔ اور وہ (ّ) علامت ہی
اس علامت کو تشدید کہتے ہین۔ بچون کو ابھی اس نام
کے بتانے کی ضرورت نہین۔ صرف یہ بتایا جاے کہ
جب یہ علامت کسی حرف پر لکھی ہو تو اُسے دو بار پڑھا
جائے۔ جیسے دِرّہ۔ یہان رّ کی آواز دو بار نکالی گئی ہی۔
گویا دراصل یہ دو رَ ہین۔ اس لیے اس علامت کے
سمجھانے کے لیے اول دو رَ لکھ کر بتائی جاوین اور اُن کا
تلفظ کرایا جائے۔ جیسے دررہ (درّہ) پھر یہ بتایا جائے
کہ اگر کسی حرف پر یہ (ّ) علامت ہو تو اس حرف
کو دو بار لکھنے کی ضرورت نہین صرف اس علامت

آنے سے وہ حرف دو بار پڑھا جائے گا۔ جیسے دزّہ
ازّہ۔ درمیانی وٓ پر زبر (َ) یا تشدید ہو تو وہ اپنی آواز
مین بولنے لگتا ہو۔ جیسے روَد۔ ودّار۔

حصۂ دوم

سبق (۱)

اب تک صرف ایسے حروف سے بحث تھی جو شروع مین کسی سے
مل کر نہین آتے بلکہ الگ لکھے جاتے ہین اس حصے مین ایسے حروف سے
بحث ہوگی یعنی ایسے حروف جو دوسرے حرفون سے مل کر آتے ہین
پہلے ان حروف کی شکلین پہچنوائی جائین جب شاگردون
کو ان حروف کی پہچان ہوگئی اور لکھنا بھی آگیا تو اول اول ان
حروف سے ایسے الفاظ بنائے گئے ہین جن مین حروف
الگ الگ ہین اور ملے نہین - ایسے الفاظ کے پڑھانے اور
لکھانے کی مشق کرائی جاے -

سبق (۲)

اس میں ہندی کے دوانکھے حرف بتائے گئے ہیں
ان کا نام دوانکھا اس لیے رکھا گیا ہی کہ تحریر میں وہ دوانکھیں
رکھتی ہیں۔

جب شاگرد یہ حرف خوب پہچان جائیں اور ان کا
لکھنا بھی آ جائے، تو یہ بتایا جائے کہ ان کے اول یا آخر
دوسرا حرف بڑھانے سے لفظ کیونکر بنتا ہی چنانچہ جوڑ توڑ
میں اس کی صورت دکھائی گئی ہی۔ مدرس کو چاہیے
کہ لوند و بہ پہلے ڈھ لکھے پھر اس کے اول ا لکھ کر اس کا
تلفظ کرے پھر آخر میں آ بڑھا کر دوسرا لفظ بنا سکے۔ اس طرح
بتایا جائے کہ لڑکے ا، ب، س کے جوڑ کو بھی سمجھ جائیں مثلاً

ادھا - ادھا

اس کے بعد الفاظ کو ادل بدل کر بتایا گیا ہی۔ یعنی حرف تو وہی ہین مگر ترتیب بدلنے سے دوسرا حرف بن گیا ہی مثلاً دُکھ اور کھُد ایک ہی حروف ہین لیکن ترتیب بدلنے سے دو جدا لفظ بن گئے۔

اس کے بعد بورڈ پر الگ حروف لکھ کر زبانی اور پھر سلیٹ پر الفاظ کہواے اور لکھواے۔ اس کے بعد مختلف الفاظ انفرادی حروف اور دو انکھے حروف سے ملا کر بناے گئے ہین اب پہلی مشق کی وجہ سے اِن الفاظ کے پڑھنے مین شاگردون کو بڑی آسانی ہوگی۔

اس کے بعد چھوٹے چھوٹے جملے لکھے گئے ہین لیکن اُن سب جملون کے آخر مین ایک ہی لفظ آتا ہی جو اوپر لکھ دیا گیا ہی۔ یہ لفظ ہر جملے کے آخر مین بڑھا کر پڑھا جائے

جیسے روی دُھن دو۔ وغیرہ۔
جوڑ میں رٓا اور رٓد کی شکل اچھی طرح ذہن نشین
کرادی جائے۔

سبق (۳)

اس سبق مین چند حرفون کے جوڑنے سے الفاظ کا بنانا بتایا گیا ہے۔ مدرس کو چاہیے کہ بورڈ پر جوڑ بخوبی ذہن نشین کر دے۔ پہلے الگ الگ حرف لکھے اور پھر ان کو جوڑ کر بتائے۔ جیسے اس سبق مین دکھایا گیا ہے۔ جب اس طرح سے حروف کا جوڑ ان کی سمجھ مین آجائے گا تو لکھنے پڑھنے مین سہولت ہو جائے گی۔

اس سبق کو بڑی صفائی اور محنت سے پڑھایا جائے کیونکہ آیندہ لکھنے پڑھنے کا دارومدار اسی پر ہے۔

سبق (۴)

اس سبق میں بھی پچھلے سبق کی طرح حروف کے جوڑ سے الفاظ بنا کر دکھائے گئے۔ ج۔ چ۔ ح۔ خ۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ک کے ساتھ دوسرے حرف ملا کر الفاظ بنائے گئے ہیں۔ یہ حروف جوڑ کے لحاظ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ مثلاً ج۔ چ۔ ح۔ خ کی صورتیں جوڑ میں یکساں ہوتی ہیں۔ اسی طرح س۔ ش، اور ص۔ ض، اور ط۔ ظ، اور ل۔ ک، کی صورتیں یکساں آتی ہیں۔ صرف نقطوں سے فرق معلوم ہوتا ہے اور ل اور ک میں صرف سرکش سے۔

اس کے بعد بورڈ پر لکھنے اور پڑھنے کے لیے مشق دی گئی ہے۔ اس طرح کہ استاد ایک لفظ مثلاً آیا بورڈ پر لکھتا ہے اور شاگرد مختلف حرف اس کے آگے لکھ لکھ کر پڑھیں اور لکھیں۔ یہ حرف ایسے پڑھائے گئے ہیں کہ اُن سے بامعنی لفظ بن سکیں۔

گویا اُستاد کا لکھا ہوا شاگرد پڑھے اور استاد کا پڑھا ہوا شاگرد لکھے۔

سبق (۵)

اس سبق مین اول الگ الگ حرف اوران کی وہ صورتین لکھی گئی ہین جو جوڑون مین کام آتی ہین۔ شاگرد اُسے یاد رکھین جوڑکر لفظ لکھین اور پڑھین۔

اس کے بعد مختلف بول یا لفظ شاگردون کے پڑھنے کے لیے لکھے گئے ہین۔

اس کے نیچے جملے لکھے گئے ہین۔

سبق (۶)

اس مین دوحرفی جوڑ کے الفاظ ہین - یعنی کوئی جوڑ
اس مین ایسا نہین جو دوحرف سے زیادہ کا ہو

سبق (۵)

اس میں باقی حروف ع۔غ۔ف۔ق کے جوڑ دکھائے
ہیں۔ اور ایسے الفاظ اور جملے لکھے گئے ہیں جن میں یہ
حروف آتے ہیں۔ ان میں تین تین حروف کے جوڑ
بھی ہیں۔ اس کے سمجھانے کے لیے دو حرف کا جوڑ
لکھ کر تیسرے حرف کا جوڑ الگ بتایا جائے۔ اور پھر
ملا کر پورا لفظ لکھا جائے۔

جیسے گر = گر گرم

قر = قر قرض

سبق (۸)

اس مین ہ سے دوسرے حروف ملاکر الفاظ بنائے گئے ہین۔ شروع مین ہ کی صورتین قریب قریب ایک سی ہوتی ہین۔ ہ لفظ کے شروع درمیان اور آخر ہر جگہ آتی ہے۔ ہ یا تو آوازدار ہوتی ہے۔ یعنی اس کی آواز بولنے مین آتی ہے یا غیر آوازدار یعنی بولنے مین نہین آتی صرف زبر کا کام دیتی ہے۔ آوازدار تینون جگہ آتی ہے اور غیر آوازدار صرف آخر مین۔ مثلاً ہر از ہر اور ماہ ان تینون مین ہ آوازدار ہے۔ لیکن ہفتہ، البتہ مین ہ صرف اعراب کا کام دیتی ہے۔ اپنی آواز نہین دیتی۔ یہ بات

بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ ح اور ہ کے اول مین جب کوئی حرف آئے اور وہ ان سے مل کر پڑھا جائے اور زبر کے ساتھ ہو (َ) تو اُس کی آواز پورے زبر کی نہین ہوتی بلکہ زبر اور زیر کے بین بین ہوتی ہی - جیسے - سلحبہ - لحظہ وغیرہ

سبق (۹)

اس سبق مین ب، ن، ی کے جوڑ ہین۔ یہ تین حرف اس لیے ایک سبق مین ایک ساتھ رکھے گئے ہین کہ ان تینون کی صورتین لفظ کے شروع اور درمیان مین قریب قریب یکسان ہوتی ہین۔ جیسے برف، دیر، یاد، ابر، نام، سنا وغیرہ۔

(ی) کی شکل درمیانی جوڑ مین آتی ہی تو اُس کے قبل کا اعراب بموجب ترتیب سبق (۷) خالی۔ زیر (ِ) زبر (َ)۔ خالی زیر (ِ) ہوتا ہی۔ لیکن جب درمیانی (ی) پر زبر (َ) یا تشدید ہو تو وہ اپنی اصلی آواز مین بولنے لگتا ہی، جیسے شَیَم۔ جیّد۔

سبق (۱۰)

نون غنہ کی مختلف صورتیں مختلف الفاظ کے ذریعہ سے دکھائی گئی ہیں۔ لڑکوں کو نون غنہ کی آواز اچھی طرح سمجھا دی جائے۔ نون غنہ پر اُلٹا جزم (ں) لکھا گیا ہے تاکہ لفظوں میں اس کی پہچان آسانی سے ہو سکے۔

سبق (۱۱)

اس سبق میں چند لفظ ایسے دیے گئے ہیں جن کے درمیان واو ہے۔ مگر واو کی آواز پوری نہیں نکلتی۔

یہ الفاظ بھی دو قسم کے ہیں ایک جیسے خوش اور خود ان میں واو کی آواز بہت خفیف ہے بلکہ پیش (ُ) کی سی ہے۔ دوسرے جیسے خواب۔ اس میں آواز لمبی ہو گئی ہے۔

ان دو آوازوں میں جو فرق ہے وہ بچوں کے ذہن نشین کر دیا جائے۔ یہ صرف چند لفظ ہیں۔ ایسے لفظوں میں و کے نیچے ایک سیدھی لکیر لکھ دی جاتی ہے۔

سبق (۱۲)

اس سبق مین چند ایسے الفاظ دیے گئے ہین، جن کے پہلے حرف پر کوئی اعراب نہین نہ زبر ہے نہ زیر ہی نہ پیش۔ یہ حرف عموماً الفاظ کے اول آتے ہین۔ انھین مثل ساکن الفاظ کے پڑھنا چاہئیے۔ اور کوئی اعراب اعلان سے ظاہر نہ کیا جائے بلکہ دوسرے حرف سے ملاکر اس طرح آواز نکالنی چاہیے گویا دونون ایک حرف ہین۔

سبق (۱۳)

اس سبق مین تمام حروف ترتیب کے ساتھ اس طرح دیے گئے ہین کہ پہلے حرف کی صورت، اس کے بعد حرف کا نام۔ اُس کے بعد ہر حرف کے ساتھ ایک ایک جملہ دیا گیا ہے جس کے شروع مین وہی حرف ہے

اس سے پہلے بچون کو صرف حروف کی آواز بتائی گئی تھی۔ اب آخر مین انھین نام بھی بتا دئے گئے ہین۔